

اس نور ذات اقدس کے سائے کی نفی
جس کے نور سے ہر مخلوق منور ہوئی

نفی النفی عمّن استنار بنورہ کل شیء

۱۲ ۵ ۹۶

تصنیف لطیف :-
قدس سرہ العزیز
اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا بریلوی



AL-AHAZRAT NETWORK

www.alahazratnetwork.org

www.alahazratnetwork.org

رسالہ

نفی الفیئ عمن استنار بنورہ کل شیء

۱۲

ھ

۹۶

(اُس ذاتِ اقدس کے سائے کی نفی جس کے نور سے ہر مخلوق منور ہوئی)

مسئلہ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے سایہ
تھا یا نہیں؟ بَيِّنُوا تَوَجُّرُوا (بیان فرمائیے اجروئے جاؤ گے۔ ت)

الجواب

ہم اللہ کی حمد بیان کرتے ہیں اور اس کے رسول کریم پر
درد و بھیجتے ہیں۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں
جس نے تمام اشیاء سے قبل ہمارے نبی کے نور کو
اپنے نور سے بنایا اور تمام نوروں کو آپ کے ظہور
کے جلووں سے بنایا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم تمام نوروں کے نور اور ہر شمس و قمر کے
مدد ہیں۔ آپ کے رب نے اپنی کتاب کریم میں آپ کا

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
الحمد لله الذی خلق قبل الاشیاء نور
نبینا من نورہ و فلق الانوار
جمیعاً من لمعات ظہورہ فهو
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نور الانوار و مدد جمیع الشمس و
الاقمار ستاہ سبہ فی کتابہ الکریم

نور اور سوا جامنیوا فلولا انار تہ لسا
استنارت شمس ولا تبین یوم من امس
ولا تعین وقت للخمس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وعلیٰ المستنیرین بنسورہ
المحفوظین عن الطمس جعلنا
اللہ تعالیٰ منہم فی الدنیا و
یوم لا یسمع الاہمیس۔

نام نور اور سراج منیر رکھا ہے۔ اگر آپ جلوہ فگن
نہ ہوتے تو سورج روشن نہ ہوتا، نہ آج کل سے
متاثر ہوتا اور نہ ہی تمس کے لئے وقت کا تعین
ہوتا۔ اللہ تعالیٰ آپ پر درود نازل فرمائے اور آپ
کے نور سے مستنیر ہونے والوں پر جو مٹ جانے سے
محفوظ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے بنائے دُنیا
میں اور اس دن جس میں نہیں سُنائی دے گی
مگر بہت آہستہ آواز۔ (ت)

بیشک اس مہر سپہر اصطفاء ماہ منیر اعتبار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے سایہ نہ تھا اور یہ امر
احادیث و اقوالِ علمائے کرام سے ثابت اور اکابر ائمہ و جہابذ فضلار مثل حافظ زرین محدث و علامہ ابن سینا
صاحب شفاء الصدور و امام علامہ قاضی عیاض صاحب کتاب الشفاء فی تعریف حقوق المصطفیٰ و
امام عارف باللہ سیدی جلال الملۃ والدین محمد علی رومی قدس سرہ و علامہ حسین بن محمد دیار بکری و اصحاب
سیرت شامی و سیرت علیی و امام علامہ بلال الملۃ والدین سیوطی و امام تھمس الدین ابوالفرج ابن جوزی محدث
صاحب کتاب الوفاء و علامہ شہاب الحق والدین خفاجی صاحب نسیم الریاض و امام احمد بن محمد شطیب
قسطلانی صاحب مواہب لدنیہ و منہج محمدیہ و فاضل اہل محمد زرقانی مالکی شارح مواہب و شیخ محقق
مولانا عبدالحق محدث دہلوی و جناب شیخ محمد و الفت ثانی فاروقی سرہندی و بحر العلوم مولانا عبدالحق کھنوی
و شیخ الحدیث مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی و غیر ہم اہل فاضلین و مقصد ایان کہ آج کل کے مدعیان
خام کار کو ان کی شاگردی بلکہ کلام سمجھنے کی بھی لیاقت نہیں، خلفاً عن سلف، ناماً اپنی تصانیف میں اس کی
تصریح کرتے آئے اور مفتی عقل و قاضی نقل نے باہم اتفاق کر کے اس کی تائیس و تشہید کی۔

فقد اخرج الحکیم الترمذی عن ذکوان
ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و
سلم لعین یزی له ظل فی شمس و لا قمر یح
حکیم ترمذی نے ذکوان سے روایت کی کہ سرور عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ نظر نہ آتا تھا
دُھوپ میں نہ چاندنی میں۔

سیدنا عبد اللہ بن مبارک اور حافظ علامہ ابن جوزی محدث رحمہما اللہ تعالیٰ حضرت سیدنا و

لہ الخصائص الکبریٰ بحوالہ الحکیم الترمذی باب الایۃ فی انہ ظل علی سلم لکین لہ ظل مرکز اہلسنت کجراہندہ ۶۸

ابن سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں،

قال لم یکن لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظل، ولم یقیم مع شمس قط الاغلب ضوء الشمس، ولم یقیم مع سراج قط الاغلب ضوءه علی ضوء السراج یلہ

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے سایہ نہ تھا اور نہ کھڑے ہوئے آفتاب کے سامنے مگر یہ ان کا نور عالم افروز خورشیدی روشنی پر غالب آگیا، اور نہ قیام فرمایا چراغ کی ضیاء میں مگر یہ کہ حضور کے تابش نور نے اس کی چمک کو دبا لیا۔

امام علام حافظ جلال الملتہ والدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب خصائص کبریٰ میں اس معنی کے لئے ایک باب وضع فرمایا اور اس میں حدیث ذکر کو ان کے نقل کیا:

قال ابن سبع من خصائصه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان ظله کان لا یقیم علی الارض وانه کان نوراً فکان اذا مشى فی الشمس او القمر لا ینظر له ظل قال بعضہم ویشهد له حدیث قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی دعائه واجعلنی نوراً۔

یعنی ابن سبع نے کہا حضور کے خصائص کبریہ سے ہے کہ آپ کا سایہ زمین پر نہ پڑتا اور آپ نور محض تھے، توجہ دھوپ یا چاندنی میں چلتے آپ کا سایہ نظر نہ آتا۔ بعض علماء نے فرمایا اور اس کی شاہد ہے وہ حدیث کہ حضور نے اپنی دعا میں عرض کیا کہ مجھے نور کر دے۔

نیز النموذج البلیب فی خصائص الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باب ثانی فصل رابع میں فرماتے ہیں:

لم یقیم ظله علی الارض ولا ساری له ظل فی شمس ولا قمر قال ابن سبع لانه کان نوراً قال سرنرین لغلبة انوارہ یلہ

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ زمین پر نہ پڑا، حضور کا سایہ نظر نہ آیا نہ دھوپ میں نہ چاندنی میں۔ ابن سبع نے فرمایا اس لئے کہ حضور نور ہیں۔ امام رزین نے فرمایا اس لئے کہ حضور کے انوار سب پر غالب ہیں۔

لہ الوفا: باحوال المصطفیٰ الباب التاسع والعشرون مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۴/۲۰۷

لہ الخصائص الکبریٰ باب الآیۃ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یکن یرئی لہ ظل مرکز البسنت برکات ضارجات ہند ۶۸

لہ النموذج البلیب

امام علامہ قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ شفا شریف میں فرماتے ہیں :

وما ذکر من انه كان لا ظل لشخصه في
شمس ولا قمر لانه كان نوراً ايليه
یعنی حضور کے دلائل نبوت و آیات رسالت سے
ہے وہ بات جو مذکور ہوئی کہ آپ کے جسم انور کا
سایہ نہ دھوپ میں ہوتا نہ چاندنی میں اس لئے
کہ حضور نور ہیں۔

علامہ شہاب الدین خفاجی رحمہ اللہ تعالیٰ اس کی شرح نسیم الریاض میں فرماتے ہیں : دھوپ اور
چاندنی اور جو روشنیاں کہ ان میں بسبب اس کے کہ اجسام انوار کے حاجب ہوتے ہیں لہذا ان کا سایہ
نہیں پڑتا جیسا کہ انوار حقیقت میں مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ پھر حدیث کتاب انوار ذکر کر کے اپنی ایک رباعی
انشاد کی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سایہ احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامن بسبب حضور کی کرامت و فضیلت
کے زمین پر نہ کھینچا گیا اور تعجب ہے کہ باوجود اس کے تمام آدمی ان کے سایہ میں آرام کرتے ہیں۔ پھر
فرماتے ہیں : بتحقیق قرآن عظیم ناطق ہے کہ آپ نور روشن ہیں اور آپ کا بشر ہونا اس کے منافی نہیں
جیسا کہ وہم کیا گیا، اگر تو سمجھے تو وہ نور علی نور ہیں۔

وهذا ما نصه الخفاجي (خفاجی کی عبارت یہ ہے) :

(و) ومن دلائل نبوته صلى الله تعالى عليه وسلم
عليه وسلم (ما ذكر) بالبناء للمجهول
والذي ذكره ابن سبع (من انه) بيان
لما الموصولة (لا ظل لشخصه) اع
بجسده الشريف اللطيف اذا كان (في)
شمس ولا قمر) مما ترى فيه الظلال
لحجب الاجسام ضوء النيرين ونحوهما وعلل
ذلك ابن سبع بقوله (لانه) صلى الله تعالى
عليه وسلم (كان نورا) والانوار شفافة
لطيفة لا تحجب غيرهما من الانوار فلا ظل لها

سہ الشفا بتعريف حقوق المصطفى فصل ومن ذلك ما ظهر من الآيات دار الكتب العلمية بيروت ۱/ ۲۲۵

نہیں ہوتا جیسا کہ انوارِ حقیقت میں دیکھا جاتا ہے۔ اس کو صاحبِ وفات نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا، نہ کھڑے ہوئے آپ کبھی سورج کے سامنے مگر آپ کا نور سورج پر غالب آگیا اور نہ قیام فرمایا آپ نے چراغ کے سامنے مگر آپ کا نور چراغ کی روشنی پر غالب آگیا۔ یہ اور اس پر کلام پہلے گزر چکا ہے اور اس سلسلہ میں رباعی جو کہ یہ ہے،

”حضرت امام الانبیاء احمد مجتبیٰ ﷺ نے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سایہ اقدس نے آپ کی کرامت و فضیلت کی وجہ سے دامن زمین پر نہیں کھینچا جیسا کہ لوگوں نے کہا۔ یہ کتنی عجیب بات ہے کہ عدم سایہ کے باوجود سب لوگ آپ کے سایہ رحمت میں آرام کرتے ہیں۔“

یہاں قالوا قیلولة سے مشتق ہے (نہ کہ قول سے)۔ تحقیق قرآن عظیم ناطق ہے کہ آپ نور روشن ہیں اور آپ کا بشر ہونا اس کے منافی نہیں جیسا کہ وہم کیا گیا۔ اگر تو سمجھے تو آپ نور علی نور ہیں، کیونکہ نور وہ ہے جو خود ظاہر ہو اور دوسرے کو ظاہر کرنے والا ہو۔ اس کی تفصیل مشکوٰۃ الانوار میں ہے۔ (ت)

حضرت مولوی معنوی قدس سرہ القوی و فترہ نجم ثنوی شریفیت میں فرماتے ہیں،

کما هو مشاهد في الانوار الحقيقية وهذا رواه صاحب الوفاء بن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال لم يكن لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ظل ولم يقم مع شمس الا غلب ضوؤه ضوؤها ولا مع سراج الا غلب ضوؤه ضوؤه وقد تقدم هذا والكلام عليه و مر باعيتها فيه وهي :-

ما جرت لظل احمد اذ يال في الامرض كرامة كما قد قالوا هذا عجب وكعبه من عجب والناس بظله جميعا قالوا وقالوا هذا من القيلولة وقد نطق القرأت بانہ النور المبين وكونه بشر الا ينافيه كما توهم فان فهمت فهو نور على نور فان النور هو الظاهر بنفسه المظهر لغيره وتفصيله في مشكوة الانوار، انتهى۔

لے نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات، ہند ۲۸۲/۳

چوں فناش از فقر پیرایہ شود او محمد وار بے سایہ شود
 (جب اس کی فنا فقر سے آراستہ ہو جاتی ہے تو وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کی طرح بغیر سایہ کے ہو جاتا ہے۔ ت)

مولانا بجز العلوم نے شرح میں فرمایا،

در مصرع ثانی اشارہ بمعجزہ آن سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ آن سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزے کی طرف اشارہ ہے کہ آپ کا سایہ
 را سایہ نبی افتاد یعنی زمین پر نہیں پڑتا تھا (ت)

امام علامہ احمد بن محمد خطیب قسطلانی رحمہ اللہ تعالیٰ مواہب لدنیہ و منبع محمدیہ میں فرماتے ہیں،
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے سایہ نہ تھا دھوپ میں نہ چاندنی میں۔ اسے حکیم ترمذی نے
 ذکوان سے پھر ابن سبع کا حضور کے نور سے استدلال اور حدیث واجعلنی نوراً (مجھے نور بنا دے۔ ت)
 سے استشہاد ذکر کیا۔ حدیث قال (امام قسطلانی نے فرمایا۔ ت)؛

لم یکن له صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظل فی شمس ولا قمر رواہ الترمذی عن ذکوان، وقال ابن سبع کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نوراً فکان اذا مشی فی الشمس والقمر لا ینظہر له ظل قال غیرہ ویشهد له قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی دعائه واجعلنی نوراً یعنی
 دھوپ اور چاندنی میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ نہ ہوتا۔ اس کو ترمذی نے ذکوان سے روایت کیا۔ ابن سبع نے کہا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور تھے، جب آپ دھوپ اور چاندنی میں چلتے تو سایہ ظاہر نہ ہوتا۔ اس کے غیر نے کہا اس کا شاہد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ قول ہے جو آپ دعا میں کہتے کہ اے اللہ! مجھے نور بنا دے۔ (ت)

اسی طرح سیرت شامی میں ہے،

و نراد عن الامام الحکیم قال معناه لئلا یطأ علیہ کافر فیکون له شئ من معنی درصفت آن یخو کہ در بقای حق فنا شدہ است و فرقیچم نورانی کتب خانہ پشاور ص ۱۷۱

۱۷۱ المواہب الدنیۃ المقصد الثالث الفصل الاول المکتب الاسلامی بیروت ۳۰۷/۲

مذلة له ۱۰

کیونکہ اس میں آپ کی توہین ہے۔

اقول سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تشریف لے جاتے تھے، ایک یہودی حضرت کے گرد عجیب حرکات اپنے پاؤں سے کرتا جاتا تھا اس سے دریافت فرمایا، بولا، بات یہ ہے کہ اور تو کچھ بات بول ہم تم پر نہیں پاتے جہاں جہاں تمہارا سایہ پڑتا ہے اُسے اپنے پاؤں سے روندنا چلتا ہوں۔ ایسے جمیٹوں کی شرارتوں سے حضرت حتیٰ عروہ جلالہ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محفوظ فرمایا۔ نیز اسی طرح سیرت حلبیہ میں ہے قدر ما فی شفاء الصدور۔

محمد زرقانی رحمہ اللہ تعالیٰ بشرح میں فرماتے ہیں، حضور کے لئے سایہ نہ تھا اور وجہ اس کی یہ ہے کہ حضور نور ہیں، جیسا کہ ابن سبع نے کہا۔ اور حافظ زرین محدث فرماتے ہیں، سبب اس کا یہ تھا کہ حضور کا نور ساطع تمام انوار عالم پر غالب تھا اور بعض علماء نے کہا کہ حکمت اس کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بچانا ہے اس سے کہ کسی کافر کا پاؤں ان کے سایہ پر نہ پڑے۔ وھذا کلامہ برصہ (زرقانی کی اصل عبارت) :

(ذلعینک لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظل فی شمس ولا قمر) لانہ کان نوراً کما قال ابن سبع و قال سمرین بغلبة انوارہ قیل وحکمة ذالک صیانته عن ان یطأ کافر علی ظلمہ (سواہ القرمذی المحکم عن ذکوات) ابی صالح السمان الزیات المدنی ابی عمر المدنی مولی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وکل منہا ثقتہ من التابعین فہو مرسل لکن مروی ابن المبارک و

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا نہ دُھوپ میں اور نہ ہی چاندنی میں، کیونکہ آپ نور ہیں جیسا کہ ابن سبع نے فرمایا۔ زرین نے فرمایا عدم سایہ کا سبب آپ کے انوار کا غلبہ ہے۔ کہا گیا ہے کہ اس کی حکمت آپ کو بچانا ہے اس بات سے کہ کوئی کافر آپ کے سایہ پر اپنا پاؤں رکھے۔ اس کو حکیم ترمذی نے روایت کی ہے ذکوان ابو صالح السمان زیات المدنی سے یا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آزاد کردہ غلام ابو عمر و المدنی سے اور وہ دونوں ثقہ تابعین میں سے ہیں، چنانچہ یہ حدیث مرسل ہوئی، مگر ابن مبارک اور ابن جوزی نے

لہ سبل الہدیٰ والرشاد الباب العشرون فی مشیئہ صلی اللہ علیہ وسلم دار الکتب العلمیہ بیروت ۹۰/۲

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا آپ کبھی بھی سورج کے سامنے جلوہ افروز نہ ہوئے مگر آپ کا نور سورج کے نور پر غالب آگیا اور نہ ہی کبھی آپ چراغ کے سامنے کھڑے ہوئے مگر آپ کی روشنی چراغ کی روشنی پر غالب آگئی۔ ابن سبغ نے کہا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور تھے۔ آپ جب دھوپ اور چاندنی میں چلتے تو آپ کا سایہ غوار نہ بنا کیونکہ نور کا سایہ نہیں پڑتا، اسکے غیر نے کہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دعائیہ کلمات اس کے شاہد ہیں جب آپ نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ وہ آپ کے تمام اعضاء اور جہات کو نور بنا دے اور آخر میں یوں کہا اے اللہ! مجھے نور بنا دے۔ اور نور کا سایہ نہیں ہوتا۔ اسی کے ساتھ استدلال تام ہوا۔ (ت)

علامہ حسین بن محمد دیار بکری کتاب النجیس فی احوال النفس نفیس (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) النوع الرابع ما يخص صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بر من الکرامات میں فرماتے ہیں :
لم يقع ظله علی الارض ولا روی له ظل فی شمس ولا قمر ۱۱

بعینہ اسی طرح کتاب "نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی الاطہار" میں ہے۔
امام کسینی تفسیر مدارک شریعین میں زیر قولہ تعالیٰ : لولا اذ سمعتہموا ظن المؤمنون والمؤمنات بانفسہم خیراً (کیوں نہ ہو جب تم نے اُسے سنا تھا کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنیوں پر
۱۱ شرح الزرقانی المواہب اللدنیۃ المقصد الثالث الفصل الاول دار المعرفۃ بیروت ۲۲۰/۴
۱۱ تاریخ النجیس القسم الثانی النوع الرابع موسستہ شبان بیروت ۲۱۹/۱
۱۱ القرآن الکریم ۱۲/۲۳

ابن الجوزی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما لم یکن للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظل ولم یقسم مع الشمس قط الا غلب ضوءه ضوء الشمس ولم یقسم مع سراج قط الا غلب ضوءه ضوء السراج (وقال ابن سبع کانت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نوراً فکانت اذا مشی فی الشمس والقمر لا یتظہر له ظل) لان النور لا یتظہر له (قال غیره و یتظہر له قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی دعائه) لما سئل اللہ تعالیٰ ان یجعل فی جمیع اعضاءه وجہاتہ نوراً اتم بقوله (واجعلنی نوراً) والنور لا یتظہر له و یہ یتیم الاستشہاد انتہی ۱۱

نیک گمان کیا ہوتا۔ ت) فرماتے ہیں :

قال عثمان رضي الله تعالى عنه ان الله ما اوقع ظلك على الارض لشيء يرضع النساء
قدمه على ذلك الظل
امير المؤمنين عثمان بن عفان رضي الله تعالى عنه نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور کا سایہ زمین پر نہ ڈالا کہ کوئی شخص اس پر پاؤں نہ رکھ دے ؟

امام ابن حجر مکی افضل القرطبی میں زیر قول ما تن قدس سرہ :
لسم ليا ووك في علاك وقد حاسا
انيار عليهم الصلوة والسلام فضائل میں حضور کے برابر نہ ہوئے حضور کی چمک اور رفعت حضور تک ان کے پہنچنے سے مانع ہوئی۔

فرماتے ہیں :

هذا مقتبس من تسميته تعالى لنبيه نورا
في نحو قد جاءكم من الله نور
وكتب مبين " وكات صلى الله تعالى
عليه وسلم يكثر الدعاء بان الله
تعالى يجعل كلا من حواسه واعضائه
وبدنه نورا اظهارا الوقوع ذلك
وتفضل الله تعالى عليه به ليزداد
شكرا وشكرامته على ذلك كما
امرنا بالدعاء الذي في آخر سورة
البقرة مع وقوعه وتفضل
الله تعالى به لذلك و
ما يؤيد انه صلح الله تعالى

یعنی یہ معنی اس سے لئے گئے ہیں کہ اللہ عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام نور رکھا مثلاً اس آیت میں کہ بیشک تجارے پاس اللہ کی طرف سے نور تشریف لائے اور روشن کتاب اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکثرت یہ دُعا فرماتے کہ الہی! میرے تمام حواس و اعضاء سارے بدن کو نور کر دے۔ اور اس دُعا سے یہ مقصود نہ تھا کہ نور ہونا ابھی حاصل نہ تھا اس کا حصول مانگتے تھے بلکہ یہ دُعا اس امر کے ظاہر فرمانے کے لئے تھی کہ واقع میں حضور کا تمام جسم پاک نور ہے اور یہ فضل اللہ عزوجل نے حضور پر کر دیا تاکہ آپ اور آپ کی اُمت اس پر اللہ تعالیٰ کا زیادہ شکر ادا کریں۔

لے مدارک التنزیل (تفسیر التفسیر) تحت الآیة ۱۲/۲۴ دارالکتاب العربی بیروت ۱۳۵/۲
لے ام القرطبی فی مدح خیر الوری الفصل الاول حزب القادریہ لاہور ص ۶

جیسے میں حکم ہوا ہے کہ سورۃ بقرہ شریف کے آخر کی
دعا عرض کریں وہ بھی اسی اظہار وقوع و حصولِ فضل
الہی کے لئے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے نورِ محض ہو جانے کی تائید اس سے ہے کہ دعویٰ
یا چاندنی میں حضور کا سایہ نہ پیدا ہوتا اس لئے کہ سایہ
تو کثیف کا ہوتا ہے اور حضور کو اللہ تعالیٰ نے تمام
جسمانی کماتوں سے قائل کر کے برا نور کر دیا لہذا حضور
کے لئے سایہ اصلاً نہ تھا۔

علیہ وسلم صا نوراً انہ کان اذا مشی
فی الشمس والقمر لم ینظہر لہ ظل لانہ
لا ینظہر الا لکثیف وهو صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم قد خلصہ اللہ من سائر
الکثائف الجسمانیۃ وصیرہ نوراً صرفاً
لا ینظہر لہ ظل اصلاً۔

علامہ سلیمان محل فتوحاتِ احمدیہ شرح ہمزیر میں فرماتے ہیں،
لم ین لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ظل ینظہر فی شمس ولا قمر۔
فاضل محمد بن فہیمہ کی "اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفیٰ و اہل بیتہ الطاہرین" میں ذکر خصائص
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ہے،
وانہ لا فیئ لہ۔
حضور کا ایک خاصہ یہ ہے کہ حضور کے لئے سایہ
نہ تھا۔

مجمع البحار میں برز شمس یعنی زہرہ شرح شفاء شریف میں ہے،
من اسمائہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
النور قیل من خصائصہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم انہ اذا مشی فی الشمس والقمر لا ینظہر
لہ ظل۔

۱۔ افضل القرئی لقرآن ام القرئی (شرح ام القرئی) شرح شعر ۲۔ المجمع الثعانی ابونہبلی ۱/ ۱۲۹
۳۔ الفتوحات الاحمدیہ علی متن العمزیہ سلیمان محل المکتبۃ التجاریۃ الکبریٰ مصر ص ۵
۴۔ اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفیٰ و اہل بیتہ الطاہرین علی ہمش الابصار دار الفکر بیروت ص ۷۹
۵۔ مجمع بحار الانوار باب لون تحت لفظ النور مکتبۃ دار الایمان مدینۃ المنورۃ ۸۲۰/۴

شیخ محقق مولانا عبدالحی محمد، دہلوی قدس سرہ العزیز مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں،

و نبودم آنحضرت را صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سایہ زور آفتاب و نہ در قسمت و ادا الحکیم
القرصدی عن ذکوان فی
نوادس الاصول و عجب است این بزرگان کہ
کہ ذکر نکردند چہ سراج را و نوریکھا از اسلئے آنحضرت
است صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و نور را سایہ نمی باشد انتہی

جناب شیخ مجدد و جلد سوم مکتوبات، مکتوبات صدم میں فرماتے ہیں :
اور ا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سایہ نبود در عالم
شہادت سایہ ہر شخص از شخص لطیف تر
است و چون لطیف تر سے از و صلے اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم در عالم نباشد اور اسایہ
پر صورت دار و صلے

نیز اسی کے آخر مکتوب ۱۲۲ میں فرماتے ہیں :

واجب را تعالیٰ چہرا ظل بود کہ ظل موہم تولیہ
پیش است و نمبی از شائبہ عدم کمال لطافت
اصل، ہر گاہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم را از لطافت ظل نبود خدا سے محمد را
چگونہ ظل باشد

اللہ تعالیٰ کا سایہ کیونکر ہو، سایہ تو وہم پیدا کرتا ہے
کہ اس کی کوئی مثل ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ میں
کمال لطافت نہیں ہے۔ دیکھئے محمد رسول اللہ صلے اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کا لطافت کی وجہ سے سایہ نہ تھا تو
محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ کیونکر ممکن
ہے۔ (ت)

۲۱/۱	مکتبہ نوریہ رضویہ سکھ	لے مدارج النبوۃ باب اول بیان سایہ
۱۸۷/۳	نوکلشور کھنٹو	لے مکتوبات امام ربانی مکتوب صدم
۲۳۷/۳	نوکلشور کھنٹو	۱۲۲ " " " "

مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر عزیزی سورۃ والضحیٰ میں لکھتے ہیں ،
 سایۃ ایشان بر زمین نمی افتادند آپ کا سایہ زمین پر نہ پڑا۔ (ت)
 فقیر کہتا ہے غفر اللہ لہ! استدلال امام ابن سبع کا حضور کے سراپا نور ہونے سے جس پر بعض علماء
 نے حدیث واجعلنی نوراً (مجھے نور بنا دے۔ ت) سے استشہاد اور علمائے لاتقین نے اسے اپنے
 کلمات میں بنظر احتجاج یاد کیا۔

ہمارے مدعا پر دلالت واضح یہ ہے ، دلیل شکل اول برہمی الانتاج دو مقدموں سے مرکب ،
 صغریٰ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور ہیں ، اور کبریٰ یہ کہ نور کے لئے سایہ نہیں ، جو ان دونوں
 مقدموں کو تسلیم کرے گا نتیجہ یعنی رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے سایہ نہ تھا ، آپ ہی پائے گا ،
 مگر دونوں مقدموں میں کوئی مقدمہ ایسا نہیں جس میں مسلمان ذی عقل کو گنجائش گنتگو ہو ، کبریٰ تو ہر عاقل کے نزدیک
 برہمی اور مشاہدہ بصر و شہادت بصیرت سے ثابت ، سایہ اس جسم کا پڑے گا جو کثیف ہو اور انوار کو اپنے ماوراً
 سے حاجب ، نور کا سایہ پڑے تو تنویر کون کرے۔ اس لئے دیکھو آفتاب کے لئے سایہ نہیں ، اور
 صغریٰ یعنی حضور والا کا نور ہونا مسلمان کا تو ایمان ہے ، حاجت بیان حجت نہیں مگر تکلیف معاندین
 کے لئے اس قدر اشارہ ضرور کہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے :

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرَسْنَا لَكَ شَاهِدًا ۖ
 مِبْشَرًا وَنَذِيرًا ۖ وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ
 وَسِرَاجًا مُنِيرًا ۖ
 اے نبی ! ہم نے تمہیں بھیجا گواہ اور خوشخبری
 دینے والا اور ڈرسانے والا اور خدا کی طرف
 بلانے والا اور چراغ چمکتا۔

یہاں سراج سے مراد چراغ ہے یا ماہ یا مہر ، سب صورتیں ممکن ہیں ، اور خود قرآن عظیم میں
 آفتاب کو سراج فرمایا :

وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا ۖ وَجَعَلَ الشَّمْسُ
 سِرَاجًا ۖ
 اور بنایا پروردگار نے چپاند کو نور آسمانوں میں
 اور بنایا سورج کو چراغ۔ (ت)

اور فرماتا ہے :

لے فتح العزیز (تفسیر عزیزی) پ عم سورۃ الضحیٰ
 ۳۵/۳۳
 ۱۶/۷۱

مسلم بک ڈپو ، لال کٹوان ، دہلی ص ۳۱۲

قد جاء كرم الله نورا وكتاب مبين لي
بتحقيق آياتكم ارسے پاس خدا کی طرف سے ایک
نور اور کتاب روشن۔

علماء فرماتے ہیں: یہاں نور سے مراد محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔

اسی طرح آیہ کریمہ والنجم اذا هوىٰ (اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم جب یہ معراج سے اترے۔ ت) میں امام جعفر صادق اور آیہ کریمہ وما ادرك ما الطارق النجم الثاقب (اور کچھ تم نے جاننا وہ رات کو آنے والا کیا ہے، چمکتا تارا۔ ت) میں بعض مفسرین نجم اور نجم الثاقب سے ذات پاک سید لولاک مراد لیتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

بخاری و مسلم وغیرہما کی احادیث میں بروایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک دعا منقول جس کا خلاصہ یہ ہے:

اللهم اجعل في قلبي نورا وفي بصري نورا و
الهي! ميرے دل اور میری جان اور میری آنکھ اور
في سعي نورا وفي عصبى نورا وفي لحمى نورا
میرے کان اور میرے گوشت و پوست و خون
في دمي نورا وفي شعري نورا وفي بشري
استخوان اور میرے زیر و بالا و پس و پیش و
نورا و عن يميني نورا و عن شمالي نورا
چپ و راست اور ہر عضو میں نور اور خود مجھے
و امامي نورا و خلقي نورا و فوق نورا
چپ و راست اور ہر عضو میں نور اور خود مجھے
و تحت نورا و اجعلني نوراً۔

جب وہ یہ دعا فرماتے اور ان کے سننے والے نے انھیں ضیائے تابندہ و مہر درخشندہ و نور الہی کہا پھر اس جناب کے نور ہونے میں مسلمان کو کیا شبہ رہا، حدیث ابن عباس میں ہے کہ ان کا نور چراغ و خورشید پر غالب آتا۔ اب خدا جانے غالب آنے سے یہ مراد کہ

لله العتد ان اکريم

۱۵/۵

۱/۵۳

۳۰۲/۸۶

۳۰/۱ دارالکتب العلمیہ بیروت
۹۳۵/۲ الفصل الرابع
صحیح البخاری کتاب الدعوات باب الدعاء قیدی کتب خانہ کراچی
صحیح مسلم کتاب صلوة المسافرین باب صلوة النبی صلی علیہ وسلم
جامع الترمذی ابواب الدعوات باب منہ امین گنجی دہلی
۲۶۱/۱
۱۷۸/۲

ان کی روشنیاں اس کے حضور پس کی پڑ جائیں جیسے چراغِ پیشِ مہتاب یا کیمبر ناپدید و کالعدم ہو جائیں جیسے ستارے حضورِ آفتاب۔

ابن عباس کی حدیث میں ہے ،
 واذا تكلم محمداً كالتورم يخرج من بين
 شنائا لا ياله

وصاف کی حدیث میں وارد ہے ،

يتلأون وجهه تلاً لؤلؤ القم ليلاً
 البدر اقنح العرین له
 نور يعلوه يحسبه من لم يتأمله
 اشم الجوس المتجرد

یعنی حضور کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا
 بلند یعنی تھی اور اس پر ایک نور کا برکتا مٹھلی رہتا کہ
 آدمی خیال نہ کرے تو ناگ اس روشن نور کے سبب
 بہت اونچی معلوم ہو، کپڑوں سے باہر جو بدن تھا
 یعنی چہرہ اور ہتھیلیاں وغیرہ نہایت روشن و تابندہ
 تھا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیٰ کل عضو من جسمه
 الانوار الاعطر وبارك وسلم (اللہ تعالیٰ آپ
 صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم انور معطر کے ہر عضو
 پر درود و سلام اور برکت نازل فرماتے۔ س)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ،

كأن الشمس تجري في وجهه
 اور فرماتے ہیں ،

وإذا ضحك يتلأون في الجبس

۱۹۸/۳	دار احیاء التراث العربی بیروت	۳	۹۵
۳۶/۱	دار الکتب العلمیۃ بیروت	۱	۳۶
۳	امین کمپنی دہلی	۳	
۲	" "	"	۲
۳۶/۱	دار الکتب العلمیۃ بیروت	۱	۳۶
"	"	"	"
"	"	"	"
"	"	"	"
"	"	"	"
"	"	"	"

علامہ فاسی مطالع المسرات میں ابن سبعین سے نقل کرتے ہیں ،
 كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ليضيئ البيت المظلم من نور الله
 نبي صلى الله تعالى عليه وسلم کے نور سے خانہ تاریک روشن ہو جاتا۔

اب نہیں معلوم کہ حضور کے لئے سایہ ثابت نہ ہونے میں کلام کرنے والا آپ کے نور ہونے کا انکار کرے گا یا انوار کے لئے بھی سایہ مانے گا یا مختصر طور پر یوں کہے کہ یہ تو بالیقین معلوم کہ سایہ جسم کثیف کا پڑنا ہے نہ جسم لطیف کا، اب مخالف سے پوچھنا چاہئے تیرا ایمان گواہی دیتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسم اقدس لطیف نہ تھا عیاذاً باللہ، کثیف تھا اور جو اس سے تماشی کرے تو پھر عدم سایہ کا کیوں انکار کرتا ہے ؟

بالجگہ جبکہ حدیثیں اور اتنے اکابر ائمہ کی تصریحیں موجود کہ اگر مخالف اپنے کسی دعوے میں ان میں سے ایک کا قول پائے، کس خوشی سے معرض استدلال میں لاتے، جا بلا نہ انکار، مگر بارہ دیکھ بکھی ہے ، زبان ہر ایک کی اس کے اختیار میں ہے چاہے دن کو رات کہہ دے یا شمس کو ظلمات، آخر کار مخالف جو سایہ ثابت کرتا ہے اس کے پاس بھی کوئی دلیل ہے یا فقط اپنے منہ سے کہہ دیا جیسے ہم حدیثیں پیش کرتے ہیں اس کے پاس ہوں وہ بھی دکھائے، ہم ارشادات علماء رسد میں لاتے ہیں وہ بھی ایسے ہی ائمہ کے اقوال سنائے، یا نہ کوئی دلیل ہے نہ کوئی سند، گھر بیٹھے اسے الہام ہوا کہ حضور کا سایہ تھا۔

مجرد ما و شمار قیاس تو ایمان کے خلاف ہے صراحتاً

پر نسبت خاک را بہ عالم پاک

(مٹی کو عالم پاک سے کیا نسبت - ت)

وہ بشر ہیں مگر عالم علوی سے لاکھ درجہ اشرف اور جسم انسانی رکھتے ہیں مگر ارواح و ملائکہ سے ہزار جگہ اللطف - وہ خود فرماتے ہیں ،

لست مثلکم میں تم جیسا نہیں - ویروی است کہ میں تمہاری ہیبت پر نہیں۔

۳۹۳	ص	مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد	۳۹۳	ص	مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد
۲۶۶/۴		مکتبہ اسلامی بیروت	۲۶۶/۴		مکتبہ اسلامی بیروت
۲۶۳/۱		قدیمی کتب خانہ کوچی	۲۶۳/۱		قدیمی کتب خانہ کوچی
۳۵۲ و ۳۵۱		" " "	۳۵۲ و ۳۵۱		" " "
۲۶۳ و ۲۶۲		" " "	۲۶۳ و ۲۶۲		" " "

ویروی، ایکو مثلی تم میں کون ہے مجھ جیسا۔

آخر علامہ خفاجی کا ارشاد دُرُنا کہ،

حضور کا بشر ہونا نورِ رخشندہ ہونے کے منافی نہیں کہ اگر تو سمجھے تو وہ نورِ علیٰ نور ہیں۔

پھر صرف اس قیاسِ فاسد پر کہ ہم سب کا سایہ ہوتا ہے اُن کے بھی ہوگا، ثبوتِ سار ماننا یا اس کی نفی میں کلام کرنا عقل و ادب سے کس قدر دُور پڑتا ہے

الا ان محمدًا بشرًا لا كال بشر بل هو يا قوت بين الحجرت

(خبردار! محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بشر ہیں مگر کسی بشر کی مثل نہیں، بلکہ وہ ایسے ہیں

جیسے پتھروں کے درمیان یا قوت۔ ت)

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین وبارک وسلم)

فقیر کو حیرت ہے ان بزرگواروں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات ثابتہ و خصائص صحیحہ کے انکار میں اپنا کیا فائدہ دینی و دنیاوی تصور کیا ہے، ایمان بے محبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حاصل نہیں ہوتا۔ وہ خود فرماتے ہیں:

لا يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه من والده
اس کے ماں باپ، اولاد اور سب آدمیوں سے

زیادہ پیارا نہ ہوں۔

اور آفتابِ نیم روز کی طرح روشن کہ آدمی ہر تن اپنے محبوب کے نشترِ فضائل و کثیر مدائح میں مشغول رہتا ہے، سچی فضیلتوں کا مٹانا اور شام و سحرِ نفیِ محاسن کی فکر میں ہونا کام و شمن کا ہے نہ کہ دوست کا۔
جانِ برادر! تو نے کبھی سنا ہے کہ تیرا عجب تیرے مٹانے کی فکر میں رہے اور پھر محبوب بھی کیسا

۳۵۱/۱	قدیمی کتب خانہ کراچی	باب النہی عن الوصال	صحیح مسلم کتاب الصیام
۲۶۳/۱	" " "	باب الوصال	صحیح البخاری کتاب الصوم
۲۸۲/۲	مرکز اہلسنت برکات شاہ گجرات ہند	فصل من ذالک ظہر من الآیات	نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض فصل من ذالک ظہر من الآیات
۱۵۰	مکتبہ نبویہ، لاہور	فضائل درود	افضل الصلوٰۃ علی سید السادات
۷/۱	قدیمی کتب خانہ کراچی	باب حب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم	صحیح البخاری کتاب الایمان
۲۹/۱	" " "	باب وجوب محبۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم	صحیح مسلم

جانِ ایمان وکانِ احسان، جسے اس کے مالک نے تمام جہان کے لئے رحمت بھیجا اور اس نے تمام عالم کا بارتنِ نازک پر اٹھالیا۔ تمہارے غم میں دن کا کھانا، رات کا سونا ترنگ کر دیا۔ تم رات دن لہو و لعب اور ان کی نافرمانیوں میں مشغول اور وہ شب و روز تمہاری بخشش کے لئے گریاں و ملول۔

جب وہ جانِ رحمت وکانِ رافت پیدا ہوا بارگاہِ الہی میں سجدہ کیا اور سب اہل امتی (یا اللہ! میری امت کو بخش دے۔ ت) جب قبر شریف میں اتار لیا جب جہاں بخشش تھی، بعض صحابہ نے کان لگا کر سنا، آہستہ آہستہ امتی (میری امت۔ ت) فرماتے تھے، قیامت میں بھی انہیں کے دامن میں پناہ ملے گی، تمام انبیاء علیہم السلام سے نفسی نفسی اذہبوا الی غیرتی (آج مجھے اپنی ٹکر ہے کسی اور کے پاس چلے جاؤ۔ ت) سنو گے اور اس غمخوار امت کے لئے یاس بے امتی (اے رب! میری امت کو بخش دے۔ ت) کا شور ہوگا۔

بعض روایات میں ہے کہ حضور ارشاد فرماتے ہیں، جب انتقال کروں گا خود چھوٹنے تک قبہ میں امتی امتی پکاروں گا۔ کان بچنے کا یہی سبب ہے کہ وہ آواز جانگداز اس معصوم عاصی نواز کی جو ہر وقت بلند ہے گاہے ہم سے کسی غافل و مدہوش کے گوش تک پہنچتی ہے، رُوح اسے اور اک کرتی ہے، اسی باعث اس وقت درود پڑھنا مستحب ہوا کہ جو محبوب ہر آن ہماری یاد میں ہے، کچھ دیر ہم جبرائیل نصیب بھی اس کی یاد میں صرف کریں۔

وائے بے انصافی، ایسے غمخوار پیارے کے نام پر جان نثار کرنا اور اس کی مدح و ستائش و نشر فضائل سے آنکھوں کو روشنی، دل کو ٹھنڈک دینا واجب یا یہ کہ حتی الوسع چاند پر خاک ڈالے اور بے سبب ان کی روشن خوبیوں میں انکار نکالے۔

اے عزیز! چشمِ بزدلین میں سرسبز انصاف لگا اور گوشِ قبول سے پیرا اعتساف نکال، پھر یہ تمام اہل اسلام بلکہ ہر مذہب و ملت کے عقلمند سے پوچھنا، پھر اگر ایک منصف ذی عقل بھی تجھ سے کہنے کہ نشرِ محاسن و تکثیرِ مدارجِ زودستی کا مقصد نہرہ فضائل و نئی کمالاتِ غلامی کے خلاف، تو تجھے اختیار ہے ورنہ

۱
۲
۳ صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ الخ قیدی کتب خانہ کراچی / ۱۱۱
۴ " " " " " " " " " " " "

خدا و رسول سے شرا اور اس حرکت بے جا سے باز آ، یقین جان لے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوبیاں تیرے منائے نہ میں گی۔

جانِ برادر! اپنے ایمان پر رحم کر، سمجھ، دیکھ کہ خدا سے کسی کا کیسا بس چلے گا اور جس کی شان ہو بڑھائے اُسے کوئی گھٹا سکتا ہے، آئندہ تجھے اختیار ہے، ہدایت کا فضل الہی پر مدار ہے۔

ہم پر بلاغ میں تھا، اس سے بجز اللہ فراغت پائی، اور جواب بھی تیرے دل میں کوئی شک و شبہ یا ہمارے کسی دعوے پر دلیل یا کسی اجمال کی تفصیل درکار ہو تو فقیر کا رسالہ مسیٰ پر قصہ التمام فی نفی الظل عن سید الانام" علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام، جسے فقیر نے بعد وروا اس سوال کے تالیف کیا، مطالعہ کرے، ان شاء اللہ تعالیٰ بیانِ شافی پائے گا اور مرشدِ کافی، ہم نے اس رسالہ میں اس مسئلہ کی غایت تحقیق ذکر کی ہے اور نہایت نفیس دلائل سے ثابت کر دیا ہے کہ حضور سراپا نور تابندہ و درخشندہ ذی شعاع و اضواء بلکہ معدن انوار و افضل مضیئات بلکہ درحقیقت بعد جناب الہی نام نور" انھیں کو زیبا، اور ان کے ماوراء کو اگر نور کہہ سکتے ہیں تو انہی کی جناب سے ایک علاقہ و انتساب کے سبب اور یہ بھی ثابت کیلئے کہ ثبوت معجزات صرف اسی پر موقوف نہیں کہ حدیث یا قرآن میں بالتصریح ان کا ذکر ہو بلکہ ان کے لئے تین طریقے ہیں، اور یہ بھی بیان کر دیا ہے کہ پیشوایان دین کا دآب ان معاملات میں ہمیشہ قبول و تسلیم رہا ہے۔ اگر کہیں قرآن و حدیث سے ثبوت نہ ملا تو اپنی نظر کا قصور سمجھائے نہ کہ باوجود ایسے ثبوت کافی کے کہ حدیثیں اور ائمہ کی تصریحیں اور کافی دلیلیں، سب کچھ موجود، پھر بھی اپنی ہی کے جاؤ، انکار کے سوا کچھ زبان پر نہ لاؤ، اور اس کے سوا اور فوائد شریفہ و ابکاٹ لطیفہ ہیں، جو دیکھے گا ان شاء اللہ تعالیٰ لطف جانفز پائے گا، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و اصحابہ و اصحابہما و انصارہ و اتباعہ اجمعین الی یوم الدین آمین و الحمد للہ رب العالمین۔

رسالہ

نفی الفیثی عن استنساخ بنو مرہ کل شیء

ختم ہوا